اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

فی پرچہ ۱

The ALFAZL QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۶۷ | مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۵۳ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲ دسمبر ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲





## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۹ نومبر بعد دوپہر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ گو گمشتہ کی درد میں کمی ہے۔ لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔ احباب دعائے صحت فرماتے رہیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت اب اچھی ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کچھ عرصہ کشمیر کے احمدیوں کی دینی تعلیم و تربیت کرنے کے بعد سری نگر سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اور چند روز کے لئے رخصت پر ہیں۔

شیخ مظہر حسین صاحب برادر مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ ۲۷ نومبر بخیر میں فوت ہو گئے۔ ۲۸ نومبر بذریعہ لاری ان کی لاش لائی گئی۔ جنازہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھایا۔ مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

## جانی اور مالی قربانیوں کے متعلق کچھ اور وضاحت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ جو ۲۹ نومبر کے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ اس کے بعض امور کی اور وضاحت کرنے کی درخواست کرتے ہوئے ایک صاحب نے حضور کی خدمت میں لکھا (۱) دینی ماہوار آمد کا ⅕ یا ⅓ حصہ بطور امانت جمع کرانے کا جو ارشاد فرمایا گیا ہے اس سے اصل آمد کا اتنا حصہ دینا مراد ہے۔ یا دار الانوار کے حصص کی رقم اور چندہ وغیرہ وضع کرنے کے بعد جو کچھ بچے۔ اس کا ⅕ یا ⅓ حصہ مراد ہے۔ اگر حصص کے فرمودہ وضاحت پہلے ہی کسی کی آمد کے ⅕ حصہ کے برابر ہوں۔ یا اس سے زیادہ تو وہ اس تحریک میں کس طرح شامل ہو سکیگا۔

(۲) بعض دوستوں کا خیال ہے کہ دال کے ساتھ اچار۔ چٹنی یا پیاز یا سرکہ بھی استعمال نہیں کرنا چاہئیے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک چیز الگ سالن کا کام دیتی ہے۔

(۳) ۲۷۵۰۰ روپیہ کا مختلف تحریکوں کے لئے جو مطالبہ فرمایا گیا ہے اس کے متعلق بعض دوستوں کا خیال ہے۔ کہ کم از کم دس روپیہ دینے کی شرط صرف ۱۵۰۰۰ کی رقم کے لئے ہے۔ باقی تحریکوں میں علیحدہ علیحدہ حسب توفیق رقم دی جا سکتی ہے۔ لیکن بعض کا خیال ہے۔ کہ سب تحریکوں کے لئے اکٹھی رقم دی جا سکتی ہے۔ جو دس روپیہ سے کم نہ ہونی چاہئیے۔ اس رقم کو ان مدات میں خود منقسم کرنے کی ضرورت نہیں۔

ان امور کے متعلق حضور نے جو وضاحت فرمائی۔ وہ یہ ہے:۔

(۱) اصل رقم آمد سے ⅕ تا ⅓ دینا ہوگا۔ اور اسی ⅕ تا ⅓ میں سے رقم حصص کو منہا کر کے امانت جمع کرانی ہوگی۔ لیکن اس میں وہی لوگ شامل ہونگے جنکے وقف کی مقدار میں سے ان منہائیوں کے بعد کچھ بچتا ہو گا۔

(۲) اگر اچار۔ چٹنی سادہ ہو۔ تو حرج نہیں۔ لیکن ایسی تکلفات ہو سکتے ہیں۔ ان سے بچنا چاہئیے۔ (۳) پہلی دو تجویزوں کے متعلق دس دس روپے

## اخبار "الفضل" اور جماعت احمدیہ

انبیاء اور ان کے بعد ان کے خلفاء کی بیعت کی سب سے بڑی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ بیعت کنندہ ایک نیک اور مقدس ہستی کے ہاتھ پر تائب ہو کر آئیندہ کی اصلاح کا اقرار کرتا ہے اور اپنی آئیندہ کی زندگی وہ اس بزرگ کے نقش قدم پر چلکر گزارتا ہے۔ اور وہ بزرگ خواہ نبی ہو۔ یا اس کا خلیفہ اپنے مبایعین کے لئے علاوہ دعا اور توجہ کرنے کے انکی تربیت فرماتا ہے۔ لیکن یہ امر بالبداہت ظاہر ہے۔ کہ نبی یا اس کے خلفا نہ ہر شخص کے پاس خود پہنچ سکتے ہیں۔ اور نہ تمام لوگ ہر وقت ان کے پاس رہ سکتے ہیں۔ اس لئے قدیم سے یہ سنت چلی آئی ہے۔ کہ انبیاء اور ان کے خلفاء اپنی مجالس میں حاضرین مجلس کو مختلف قسم کی نصیحتوں سے مشرف فرماتے ہیں۔ اور اہل مجلس وہ باتیں دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ وہ تمام باتیں دنیا کے کناروں تک پہنچ جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ احادیث جو مدینہ کی ایک مسجد میں معدودے چند اصحاب کے سامنے کہی گئی تھیں۔ کچھ عرصہ بعد چین سے مراکش تک پہنچ گئیں۔ اور وہی فرمان جو حضور علیہ السلام نے کسی وقت صرف ابوہریرۃؓ کے سامنے فرمایا تھا۔ آج اقصاء مغرب سے اقصاء مشرق تک ہر قریہ بلکہ ہر مسجد میں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے گونج رہا ہے۔ پس آدم سے تا ایندم سلف کے اقوال خلف تک اسی طرح پہنچتے رہے ہیں۔ مطبع کی ایجاد اور ریل و تار کی آسانیوں اور کاغذوں کی کثرت نے اس زمانہ میں مخلوق خدا کے استفادہ کو انتہائی حد تک پہنچا دیا ہے۔ مثلاً آج جو بات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان کے ممبر پر فرمائیں۔ وہ تین دن میں ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک اخبارات کے ذریعہ پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے احمدی احباب کو خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ آسانیوں اور سہولتوں کی خاص قدر کرنی چاہیئے۔ اور ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ چونکہ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات ڈائریاں اور مختلف قسم کے ارشادات اخبار الفضل کے ذریعہ لوگوں تک پہنچتے ہیں۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب تک یہ بات پہنچا دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اخبار الفضل ہر جماعت میں پہنچنا چاہیئے۔ اور کوئی جماعت ایسی نہ ہو۔ جہاں الفضل نہ پہنچتا ہو۔ تاکہ حاضر الوقت مسائل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے کوئی جماعت محروم نہ رہے۔ اور میری مراد جماعت سے ہر وہ مقام ہے۔ جہاں ایک بھی احمدی رہتا ہے۔ خواہ وہ ناخواندہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اخبار منگوائے۔ اور کسی خواندہ سے پڑھوا کر سنے اور دوسروں کو سنائے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ میرے اس اعلان پر تمام احباب پوری توجہ فرمائیں گے۔ اور آئیندہ یقینی طور پر پوری طرح اطمینان ہو جائے گا کہ واقعہ میں اخبار الفضل ہر مقام پر جہاں ایک بھی احمدی ہے پہنچتا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات ہر احمدی کے کانوں تک پہنچتے ہیں ٭

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال جلسہ سالانہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب کو ابھی سے جلسہ میں شمولیت کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنے غیر احمدی دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی لا سکیں ٭

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## واپسی قرضہ کے متعلق اعلان

قرضہ ساٹھ ہزار کی واپسی کا قرعہ ماہ نومبر ۱۹۳۲ء میں حسب ذیل احباب کے نام نکلا ہے۔ ان کو لکھا جا رہا ہے کہ سرٹیفکیٹ بھیج کر روپیہ منگوا لیں ٭

| نام | رقم |
| --- | --- |
| خان بہادر ابوالہاشم صاحب ڈھاکہ | ۱۰۰ روپیہ |
| میاں عبدالرحمٰن صاحب و محمد شریف صاحب دیپالپور | ۱۰۰ " |
| مرزا فتح محمد صاحب بغداد | ۱۰۰ " |
| منشی شمس الدین صاحب لنڈی کوتل | ۱۰۰ " |
| اہلیہ " " " | ۱۰۰ " |
| شیخ عبدالحمید صاحب مالاکنڈ | ۲۰۰ " |
| بابو عبدالواحد صاحب قادیان | ۱۰۰ " |
| چوہدری فضل الٰہی صاحب کھاریاں | ۱۰۰ " |
| ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب کوہاٹ | ۱۰۰ " |

(ناظر امور عامہ)

## محکمہ ڈاک کے کسی بددیانت ملازم کی شرارت

### بیعت کی منظوری کے خطوط میں مفتریانہ اضافہ

آج کل سرکاری محکموں کے بعض متعصب اور بددیانت ملازمین بھی جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت میں جس طرح حصہ لے رہے ہیں۔ اس کی ایک تازہ اور واضح مثال یہ ہے۔ کہ ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں کے چند اصحاب نے حال میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ ان کی درخواست ہائے بیعت کی منظوری میں پرائیویٹ سکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس مضمون کے خطوط لکھے۔

"آپ کا خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہنچا۔ حضور نے آپ کی بیعت منظور کی اور استقامت کے لئے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو" ٭

لیکن محکمہ ڈاک کے کسی ملازم نے خود یا کسی اور کے ذریعہ ان خطوط میں حسب ذیل الفاظ کا اضافہ کر دیا۔ "پانچ روپے امام صاحب کی نذر بیعت کی تحریر کرو۔ تب بیعت پکی ہوگی۔ توقف نہ ہو" ٭

ہم جہاں محکمہ ڈاک کے افسران کو اس شرارت کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ وہاں یہ اعلان کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ یہ کمینہ شرارت محض اس لئے کی گئی ہے۔ کہ جماعت میں شامل ہونے والے نئے اصحاب کو احمدیت سے بدظن کیا جائے اور ان کے دلوں میں یہ شبہ ڈالا جائے۔ کہ بیعت کی منظوری کے لئے پانچ روپیہ نذرانہ مقرر ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ بیعت کی منظوری کے لئے آج تک کبھی ایک پیسہ بھی نذرانہ نہیں لیا گیا۔ اور نہ اس قسم کے الفاظ بیعت کی منظوری کے خطوط پر لکھے جاتے ہیں۔ جہاں کہیں اس قسم کی شرارت کی جائے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کا خوب اچھی طرح ازالہ کر دیں ٭

## احمدی مبلغ نیروبی پہنچ گیا

شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل احمدی مبلغ نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ وہ ۲۷ نومبر بخیریت نیروبی پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے مقاصد میں کامیابی عطا کرے ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
# الفضل
نمبر ۶۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲



# اسمبلی کے انتخابات اور مسلمانانِ ہند

کچھ عرصہ سے بعض لوگوں نے مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کو اپنی ذاتی اغراض کی خاطر نقصان پہنچانے اور ان میں اختلاف وانشقاق پیدا کرنے کی جو کوشش شروع کر رکھی ہے۔ اسے اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں انہوں نے انتہا کو پہنچا دیا۔ اور ہر رنگ میں ہر ممکن سعی کی۔ کہ مسلمانوں کو ان مخلص اور ایثار پیشہ خدمت گزاروں سے جو ایک عرصہ سے قابلِ قدر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ محروم کر کے ایسے لوگوں کو ان کے نمائندے بنا دیں جو ہمیشہ اغیار کے اشاروں پر کام کرتے رہے۔ اور اسلامی مفاد کو سخت نقصان پہنچا چکے ہیں۔

اس مقصد کے لئے اشتعال پذیر ہونے والے عوام کو طرح طرح سے اشتعال دلا کر نہایت ہی شرمناک اور خلافِ تہذیب حرکات میں مصروف پایا گیا۔ تاکہ وہ شرفا کو مرعوب کر سکیں۔ علما کہلانے والوں اور خانقاہوں کے منسوبوں نے لمبے چوڑے فتاوے شائع کر شروع کر دیئے۔ تاکہ مذہب سے وابستگی رکھنے والوں کو متاثر کریں "جمعیۃ العلماء" اور "امارت شرعیہ" پانچ سو علماء کے اس فتویٰ کو نظر انداز کرنے میں [illegible] داخلہ کفر قرار دیا گیا۔ اپنے مذہب کے لوگوں کو کامیاب بنانے میں مصروف ہو گئیں۔ اور وہ تمام طاقتیں جو ہمیشہ سے مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچانے میں مصروف چلی آتی ہیں۔ ان کی ممد و مددگار رہیں۔ لیکن باوجود اس کے اسمبلی کے انتخابات کے جو نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ ان سے ثابت ہو گیا۔ کہ مسلمانانِ ہند میں اپنے خیر خواہوں میں امتیاز کرنے اور سیاسی معاملات کو سمجھنے کی اتنی قابلیت پیدا ہو چکی ہے۔ کہ وہ اب نہ تو ان لوگوں کی کوئی پروا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو سیاسی رنگ میں ان کی خدمت گزاری کے جھوٹے دعویدار بن کر نمودار ہوتے رہتے ہیں۔ اور نہ علماء کہلانے والوں کے فتووں اور اعلانات کی کوئی حقیقت سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود اندرونی اور بیرونی مخالفین کی سر توڑ کوششوں کے کانفرنس لیگ پارلیمنٹری مجلس کو انتخابات اسمبلی میں نہایت شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور یہ اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند کی بہت بڑی اکثریت۔ لیگ اور کانفرنس کی پالیسی کی حامی ہے۔

کانفرنس لیگ پارلیمنٹری مجلس کے نمائندوں کے خلاف مختلف صوبوں میں مختلف پارٹیاں کام کر رہی تھیں۔ پنجاب میں مجلس احرار۔ یو۔ پی۔ میں یونٹی بورڈ (لکھنؤ)، بہار میں امارت شرعیہ "پھلواری مع خانقاہ رحمانی مونگھیر۔ خانقاہ مجیبی پھلواری مسلم کانگرسی پارٹی کے جمعیۃ العلماء ہند نے ہر جگہ اپنی ٹانگ اڑا رکھی تھی۔ اور اعلان کر دیا تھا۔ کہ جمعیۃ العلماء صرف ان ہی امیدواروں کی تائید و حمایت کرے گی۔ جو جمعیۃ کو اس بات کا اطمینان دلائیں گے۔ کہ مذہبی معاملات میں وہ اس کی راہ نمائی قبول کریں گے۔ اور اس بارے میں اس کے فیصلے سے سرمو انحراف نہ کریں گے۔ گویا بالفاظ معاصر "اتحاد" پٹنہ جمعیۃ العلماء یہ اقرار لینا چاہتی تھی۔ کہ "ہر فرقہ و جماعت کے مسلمان ایک فرقہ کے گنتی کے چند امارتی کٹھ ملوں کو مذہبی اور معاشرتی معاملات میں احکم الحاکمین کی آخری عدالت عالیہ مان لیں جن کے دربار آذین میں سے کسی دوسری جگہ اپیل کی امید نہیں ہے"

"جمعیۃ العلماء نے اس مضمون کا اقرار نامہ بھی مرتب کیا تھا۔ اور اس نے سارا زور لگایا۔ کہ کسی صوبہ سے کوئی ایک مسلمان بھی ایسا منتخب نہ ہو۔ جو اس عہد نامہ کا اپنے آپ کو پابند نہ قرار دے۔ مگر نتیجہ کیا نکلا۔ یہ کہ "جمعیۃ" کا کوئی ایک امیدوار بھی کامیاب نہیں ہوا۔ اسی طرح امارت شرعیہ بہار بھی باوجود کئی ایک خانقاہوں۔ علماء کہلانے والوں اور کانگرسیوں کی امداد کے بالکل ناکام و نامراد رہی چنانچہ صوبہ بہار کے تین مسلم حلقوں یعنی پٹنہ ڈویژن، بھاگلپور ڈویژن اور ترہٹ ڈویژن میں اس نے اپنے جو امیدوار کھڑے کئے۔ وہ تینوں ناکام رہے۔ اور ان کے مقابلہ میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کے نمائندوں کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اور مسلمانانِ بہار نے ثابت کر دیا کہ پھلواری کے "امیر شریعت" کے "مقدس فرمان" "دار العلوم دیوبند کے" "صدر المدرسین ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ" کے فتوے خانقاہ رحمانیہ کے حکم اور خانقاہ پھلواری کے روحانی تصرفات اور علماء کی سیاسی کرامات کی حقیقت ان کی نگاہ میں پرِ پشہ کے برابر بھی نہیں ہے۔

یونٹی بورڈ لکھنؤ کے صرف دو نمائندے کامیاب ہوئے اور آل انڈیا مجلس احرار تمام ہندوستان کے صرف ایک مسلم حلقہ سے ایک نومسلم مسٹر گابا کو کھڑا کر سکی۔ جو محض نومسلم ہونے کی وجہ سے کامیاب ہو سکے۔ گویا کانفرنس لیگ پارلیمنٹری مجلس کے خلاف جو متعدد پارٹیاں اور "مقدس علماء کرام" کھڑے ہوئے تھے۔ وہ مجموعی طور پر اسمبلی میں مسلمانوں کی تیس نشستوں میں سے صرف تین حاصل کر سکے۔ صوبہ سرحد میں جو امیدوار کامیاب ہوا وہ کانگرسی ہے۔ دو یا تین ایسے اصحاب کامیاب ہوئے۔ جو کسی پارٹی کی طرف سے کھڑے نہ ہوئے تھے۔ ان کے سوا باقی سب لیگ کانفرنس کے نمائندے ہیں۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کو برباد کرنے والی پارٹیاں خواہ کتنا ہی شور و شر کریں۔ اور ان کی حمایت میں علماء کہلانے والے اپنا سارا زور۔ فتوے بازی کی ساری قوت صرف کر دیں جمہور مسلمانانِ ہند کی نگاہ میں کچھ بھی وقعت نہیں رکھتے۔ ان کے نزدیک مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ ہی قابل اعتماد ہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ باوجود اس قدر کھلی کھلی ناکامی و نامرادی کے جہاں دوسری ہزیمت خوردہ پارٹیاں عام طور پر خاموش نظر آتی ہیں۔ وہاں مجلس احرار نہایت ڈھٹائی سے نہ صرف اپنی کامیابی کا ڈھول پیٹ رہی ہے۔ بلکہ ہر اس جماعت اور ہر اس شخصیت کی شکست قرار دے رہی ہے۔ جسے اپنی فتنہ انگیزیوں اور فتنہ پردازیوں کے خلاف سمجھتی ہے اور یہ ظاہر کر رہی ہے کہ گویا تمام مسلمانانِ ہند اس کے ساتھ ہیں۔ معاصر "انقلاب" نے احراریوں کی اس روش کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "جب انسان بے حیائی اختیار کرے۔ تو وہ اپنی شکست کو بھی فتح بنا کر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ حالانکہ شرافت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ شکست کو تسلیم کر کے اسے مردانہ وار برداشت کیا جائے"۔ نیز یہ کہ سارے ہندوستان میں تین آدمی منتخب کرا کے یہ سمجھنا کہ مسلم کانفرنس مسلم لیگ۔ سر فضل حسین۔ ملک فیروز خاں نون اور خدا جانے کس کس انجمن اور کس کس لیڈر کو شکست فاش دے دی گئی خیرہ چشمی و دیدہ دلیری کا نہایت حیرت انگیز مظاہرہ ہے۔" لیکن ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانانِ ہند نے اسمبلی کے انتخابات میں جس طرح اسلامی مفاد کے خلاف چلنے والوں کو اپنے ارادوں اور کوششوں میں ناکام رکھا ہے۔ اور جس ہوشمندی سے علماء کہلانے والوں کے بیہودہ فتووں اور احکام کو ٹھکرایا ہے۔ وہ نہایت ہی قابل تعریف امر ہے۔ اور امید کی جا سکتی ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند کی یہ سیاسی بیداری انشاء اللہ بہت اچھے نتائج پیدا کرے گی۔

# قرآن کریم کی شدید ہتک

قرآن کریم کو دنیا میں ہدایت اور نور کے کر آیا۔ اس کا دعویٰ ہے۔ کہ تنزیل من الرحمٰن الرحیم یعنی اسے رحمٰن اور رحیم خدا نے نازل کیا ہے۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ ان ھٰذا القراٰن یھدی للتی ھی اقوم ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصٰلحٰت ان لھم اجرا کبیرا۔ کہ یہ قرآن ہدایت دیتا ہے اس راہ کی طرف جو نہایت پختہ ہے۔ اور بشارت دیتا ہے ان مومنوں کے لئے جو اس کے احکام کے مطابق اعمال صالح بجالاتے ہیں۔ کہ انہیں بہت بڑا اجر حاصل ہوگا ؛

مگر آج مسلمان کہلانے والے قرآن کریم کے ساتھ جو سلوک کر رہے ہیں۔ اور اس کے معارف و حقائق سے واقفیت حاصل کرکے اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہو کر دین و دنیا کی فلاح حاصل کرنے کی بجائے جس رنگ میں اسے استعمال کر رہے ہیں اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو ایک اشتہار میں بہت سے مسلمان اخبارات شائع کر رہے ہیں۔ لکھا ہے :-

"قرآن مجید کے پورے ۳۰ پارے کتابی صورت میں ایسے حیرت انگیز طریقہ سے عکس کئے گئے ہیں۔ کہ لمبائی پون انچ اور چوڑائی نصف انچ وزن تقریباً ۹ ماشہ ہے۔ اور ایک سنہری خوشنما لاکٹ میں بند ہے۔ اس کے ساتھ ایک آئی گلاس بھی دیا جاتا ہے جس سے بآسانی تلاوت ہو سکتی ہے۔ تعویذ کرنے کے لئے یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ دنیا کے تمام امور و امراض کی تعویذات اس میں پنہاں ہیں۔ یہ ایک متبرک تحفہ ہے۔ اور ہر گھر میں اس کا ہونا باعث برکت ہے۔ تعویذ کرنے کے لاکٹ پر ایک کنڈا لگا دیا گیا ہے۔ تاکہ بآسانی پہنایا جا سکے۔ بچوں کے گلوں میں پہنانے ہر قسم کی بیماری سایہ جن بھوت پریت سے محفوظ اور نظر بد سے رہائی پائیں گے۔ باوجود چھوٹا ہونے کے اسے خوبصورت سنہری مجلد کرایا گیا ہے۔ زیادہ تعریف خلاف تہذیب۔ ہدیہ فی قرآن مع لاکٹ و آئی گلاس صرف دو روپیہ آٹھ آنہ" ؛

گویا قرآن مجموعہ ہے دنیا کے تمام امور و امراض کی تعویذات کا۔ اور یہ اس لئے نازل کیا گیا تھا کہ اسے سنہری خوشنما لاکٹ میں بند کرکے گلے میں پہنا جائے تاکہ ہر قسم کی بیماری سایہ جن بھوت پریت سے محفوظ اور نظر بد سے رہائی حاصل ہو۔ پھر یہی نہیں۔ اس کے ذریعہ ایسے شرمناک افعال و حرکات میں بھی امداد مل سکتی۔ اور کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ جن کا ذکر خلاف تہذیب ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ ہے وہ عقیدت جو آج مسلمان کہلانے والوں میں قرآن کریم کے متعلق پائی جاتی ہے۔ اور یہ ہے وہ ادب و احترام جو خدا تعالیٰ کے کلام کا کیا جا رہا ہے۔ کہ اسے نہایت ہی ناپاک افعال کے لئے آلۂ کار بنایا جا رہا ہے۔ مسلمان اخبارات بڑی خوشی اور مسرت سے اس کا اعلان کر رہے ہیں۔ علماء یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے خاموش بیٹھے ہیں۔ اور اسلام کے داعد اجارہ دار حکومت سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو اسلام سے خارج کر دیا جائے۔ ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی ؛

ہمارے نزدیک قرآن کریم کی اس قدر ہتک کسی غیر مسلم نے بھی نہ کی ہوگی۔ جسقدر مسلمان کہلانے والے کر رہے ہیں۔ اور ہم ہر شخص سے جو قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھتا۔ جو اسے کامل الہامی کتاب یقین کرتا اور اس کے احکام پر عمل کرنا دین و دنیا کی کامرانی کا موجب سمجھتا ہے۔ درخواست کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کو تعویذ قرار دینے والوں اور اس بات کی تشہیر کرنے والوں کو نہایت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھے۔ اور ان کے خلاف نفرت کا اظہار کرے ؛

# "احسان" کی ایک اہم اسلامی خدمت

خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خاص انعامات عطا کرنے اور انہیں اپنے قرب کی نعمت بخشنے کے کئی مواقع قرار دیئے ہیں۔ جن کا پتہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بتایا۔ ان میں سے ایک موقع شعبان کی ۱۵ تاریخ ہے۔ جبکہ دن کو روزہ رکھنا اور رات کو عبادت کرنا مسنون سمجھا جاتا ہے۔ لیکن مسلمانوں نے اس کو شب برات کا نام دے کر ایسی بدعتیں ایجاد کر لی ہیں۔ جو جان و مال کے ضیاع کے علاوہ اخلاق اور روح پر بھی بہت بڑا اثر ڈالتی ہیں۔ اس قسم کی حرکات عام طور پر جاہل اور دین سے ناواقف عوام کرتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جنہیں مسلمانوں کے راہ نما اور اسلام کے محافظ ہونے کا دعویٰ ہے۔ ان کی حالت بھی نہایت عبرتناک ہے جیسا کہ اس اہتمام سے ظاہر ہے۔ جو ایک نوزائدہ مگر تمام اسلامی دنیا کے واحد نمائندہ اخبار "احسان" نے "شب برات منانے" کے متعلق کیا۔ چنانچہ اس نے مسلسل کئی دن تک جلی حروف میں یہ اعلان شائع کیا۔ کہ "شب برات کی تقریب منانے کے لئے اکثر مسلمان پھلجھڑیاں چھوڑنے اور پٹاخے چلانے کا انتظام کر رہے ہیں۔ لہٰذا ادارہٴ احسان نے قارئین "احسان" کی ضیافت طبع کے لئے اس تقریب ادبی پھلجھڑیاں چھوڑنے اور فکاہی پٹاخے چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور شب برات کے موقع پر ۱۴ شعبان المکرم ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۳۴ء کو "احسان" کا خاص فکاہی نمبر شائع کیا جائے گا" ؛

چنانچہ فکاہی نمبر شائع ہوا۔ جس میں ہنسی مذاق کی باتوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ گویا "ادارۂ احسان" کے نزدیک ہنسی مذاق کا بہترین موقع "شب برات" کی تقریب ہی تھی۔ اگر یہ خالی گذر جاتی۔ تو سارے سال میں کوئی موقع ہاتھ نہ آتا ؛

جو لوگ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور انابت الی اللہ کے مواقع کو اس طرح ہنسی مذاق میں اڑانا چاہیں۔ اور اس کے لئے خود سامان مہیا کریں۔ ان کے متعلق بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان کے دلوں میں کسقدر عزت ہے۔ کیا اسی قسم کی حرکات کی بناء پر "احسان" کو اسلام کا حامی اور جاں نثار ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور کیا یہی وہ صحیح راہ نمائی ہے۔ جس کا اسے ادعا ہے ؛

# جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

جماعت احمدیہ کے خلاف آج کل مخالفت کا جو طوفان اٹھا ہوا ہے۔ اور جس کے دوران میں شرافت اور انسانیت کو بالائے طاق رکھکر جھوٹ افترا پردازی اور بدگوئی کو انتہا تک پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے اب کوئی ایسا طریق اختیار کیا ہے۔ جو وجہ اشتعال ہو رہا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ احمدیت کی روزافزوں کامیابی اور جماعت احمدیہ کی دین کے متعلق فداکاری مخالفین صداقت کے لئے ناقابل برداشت ہو رہی ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ اپنی ساری طاقتیں جمع کرکے اور تمام ارباب امن و دولت سے امداد حاصل کرکے احمدیت کو کچل دیں۔ مگر وہ یاد رکھیں ان کی شرارتیں اور فتنہ انگیزیاں نہ صرف احمدیت کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں اور قربانیوں میں اور زیادہ اضافہ کرنے کا موجب ہونگی۔ اور ہو رہی ہیں۔ معاندین احمدیت کو پہلے ہی اعتراف ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کا سدراہ ہونا ان کے لئے محال ہے۔ چنانچہ اخبار "ہمدم" لکھنؤ (۱۶ نومبر) لکھتا ہے۔ "دنیا میں قادیانیوں نے اپنے تبلیغی پروپیگنڈوں کا جو زبردست جال پھیلا رکھا ہے۔ وہ فی زمانہ اس قدر اذیت کش اور تکلیف دہ ہو رہا ہے جس کے آثار اگر آج نہیں تو مستقبل قریب میں نہایت خطرناک نظر آتے ہیں"۔ اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی اقرار کر رہے ہیں۔ کہ احمدیت کے خلاف ان کی چیخ و پکار بے سود ثابت ہو رہی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "ہندوستان کی تمام مسلم جماعتیں اور مسلم اخبار اس (احمدیت) کے خلاف اپنی اپنی طاقت کے مطابق آواز بلند کر رہے ہیں۔ اگرچہ ان کی آواز پر اس عالمگیر جمود میں کوئی خاص اثر نہیں پڑ رہا ہے۔" حقیقت یہ ہے کہ احمدیت کے خلاف سارا شور و شر محض اس لئے ہو رہا ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی قوت عمل میں اور اضافہ کر دے۔ اور پہلے سے زیادہ دین کی خدمت میں سرگرمی دکھائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ادھر متوجہ ہو چکی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں جو بھی طاقت آئے گی۔ وہ ناکام و نامراد رہے گی۔ انشاء اللہ ؛

اسلام پر اعتراضات کے جواب

# قرآن میں عورت کے درجہ پر "آریہ مسافر" کے اعتراضات



## ہندو اخباروں کی ناسپاسی

ہندوؤں کی خانگی زندگی اس وقت جن تلخیوں اور پریشانیوں میں گزر رہی ہے۔ وہ اخبار بین حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ اس وقت اس قوم کے تمام مفکر اور مدبر اپنی توجہات کو اس مسئلہ پر لگائے ہوئے ہیں۔ اسلامی تمدن کے کئی احکام کے پیوند ویدک تمدن کی بوسیدہ اور دقیانوسی قبا پر لگائے جا چکے اور لگائے جا رہے ہیں۔ لیکن بایں ناشکری اور ناسپاسی کا یہ عالم ہے۔ کہ ہر آریہ اخبار اسلام میں اور قرآن میں عورت کے درجہ کے موضوع پر خامہ فرسائی کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ اور ناحق اس امر کی کوشش کرتا ہے۔ کہ اسلام میں عورت کے درجہ کو ناقص اور گھٹیا دکھایا جائے۔ بالخصوص اخبار "آریہ مسافر" کو تو اس کا بہت ہی شوق ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ہم اس موضوع پر اس کے بعض اعتراضات کا مدلل جواب پیش کر چکے ہیں۔ مگر ۱۸ نومبر کے پرچہ میں پھر اس نے اسی مسئلہ پر بعض اعتراضات کئے ہیں۔ جن کے جوابات ذیل میں دیئے جاتے ہیں:۔

## "آریہ مسافر" کا عجیب اعتراض

مضمون زیر نظر میں "آریہ مسافر" نے بزعم خود "قرآن میں عورت کا درجہ" بیان کیا ہے۔ لیکن عجیب بات ہے۔ کہ سب سے پہلا اعتراض یہ پیش کیا ہے۔ کہ مذہب اسلام میں رہبانیت منع ہے بغیر شادی کے کوئی شخص نہیں رہ سکتا۔ اگرچہ وہ دنیاوی لہو ولعب میں نہ "لتھڑنا چاہے" تو بھی"۔ گویا "آریہ مسافر" کو یہ شکایت ہے۔ کہ جو شخص "دنیاوی لہو ولعب میں نہ لتھڑنا چاہئے"۔ اسے بھی اسلام نے شادی کا پابند کیا ہے۔ حالانکہ یہی بات اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ اسلام میں عورت کو قابل قدر ہستی قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کے وجود اور اس کی رفاقت کو دنیوی لہو ولعب میں لتھڑنا قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ انسانی اخلاق کی تکمیل کے لئے ضروری ٹھہرایا ہے:۔

## ویدک دھرم میں عورت کی تذلیل

جائے غور ہے کہ جو مذہب عورت کی رفاقت کو دنیوی لہو ولعب میں لتھڑنے سے تعبیر کرتا ہے۔ جیسا کہ ویدک دھرم وہ عورت کے درجہ کو گھٹاتا ہے۔ یا وہ جو اس کی رفاقت کو انسان کیلئے باعث اطمینان قلب سمجھتا ہے۔ اور تاکید کرتا ہے کہ عورتوں کو ضرور اپنا رفیق زندگی بنایا جائے۔ اس سے روحانیت میں کوئی نقص پیدا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اسے تکمیل روحانیت کا ذریعہ بتاتا ہے جو مذہب دنیا کے سامنے یہ نظریہ پیش کرے۔ کہ عورت کو اپنا شریک زندگی بنانا گویا دنیاوی لہو ولعب میں لتھڑنا ہے۔ وہ گویا دوسرے الفاظ میں عورت کی پاکیزگی بلکہ اس کی انسانیت پر حملہ کرتا ہے۔ اور اسے روحانیت میں ایک روک اور رکاوٹ قرار دیکر اس کی بدترین توہین کرتا ہے:۔

## رہبانیت کے خطرناک نتائج

پھر آریوں کو یہ بھی تو سوچنا چاہیئے۔ کہ جیسا کہ ان کے مذہب کا منشا ہے۔ اگر ہر شخص دنیاوی لہو ولعب میں "لتھڑنے" کا فیصلہ کرے۔ تو اس دنیا کا کیا حشر ہو۔ کیا دنیا کے بقا کی کوئی صورت باقی رہ جاتی ہے۔ اور کیا اخلاق درست رہ سکتے ہیں۔ ہر عقلمند تسلیم کرے گا۔ کہ ہرگز نہیں۔ تو پھر ایسی تعلیم پر فخر کرنا اور اسے اسلام سے بہتر اور افضل ظاہر کرنا انتہائی بیہودگی ہے:۔

## مرد کو عورت پر کامل اختیارات

آریہ مسافر کا ایک اعتراض "قرآن میں عورت کے درجہ" پر یہ ہے۔ کہ "اس کی رو سے ایک مرد کو عورت پر کامل اختیارات دے دیئے جاتے ہیں۔ اور پردہ کی ۱۴۴ دفعہ بھی لگا دی جاتی ہے۔ اس پردہ سے بیچاری عورت نہ مسجدوں میں نماز ادا کر سکتی ہے۔ نہ وعظ سن سکتی ہے۔ نہ کھلی ہوا میں سانس لے کر اپنی صحت کو بہتر بنا سکتی ہے۔ لیکن مرد کو عورت پر کامل اختیارات دیئے" جانے کے متعلق کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ اور خواہ مخواہ ایک من گھڑت بات کو قرآن کریم کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ قرآن نے جیسے حقوق مرد کے عورت پر رکھے ہیں۔ ویسے ہی عورت کے بھی مرد پر رکھے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف۔ ہاں قدرت نے پیدائشی طور پر اور بلحاظ فطرت مرد کو عورت پر جو درجہ دیا ہے۔ اس میں اسلام کا کوئی قصور نہیں یہ وہ طبعی امتیاز ہے۔ اسی کو قرآن نے وللرجال علیھن درجۃ میں بیان فرمایا ہے۔ اور یہ بھی عورتوں کی کسی تحقیر یا حق تلفی کے لئے نہیں۔ بلکہ ان کی پرورش خورد و نوش حوائج و ضروریات کے پورا کرنے کی ذمہ داری مردوں پر ڈالنے کے لئے ہے۔ پس اس سے یہ نتیجہ نکالنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ عورت پر مرد کو کامل اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ قرآن کریم میں جیسا کہ ہم ابھی بتا آئے ہیں۔ عورت کے بھی مرد پر ویسے ہی حقوق ہیں۔ جیسے مرد کے عورت پر بلکہ اس طبعی امتیاز کو نمایاں کر کے قرآن پاک نے مردوں پر عورتوں کے حقوق زیادہ کر دیئے ہیں۔ اور ان کی بہت سی ذمہ واریاں مردوں پر ڈال دی ہیں:۔

## پردہ کی دفعہ ۱۴۴

باقی رہا پردہ کی دفعہ ۱۴۴ سو اس پر اعتراض کرنے کی بجائے پہلے اپنے لیڈروں سے پوچھو۔ آریہ اخبارات کے فائل اٹھا کر پڑھو۔ کہ وہ کس شدومد سے اپنی عورتوں پر اس دفعہ کے نفاذ کے لئے بے قرار ہیں۔ "پرتاپ" میں کچھ عرصہ ہوا ہندو عورتوں کے اغوا کی کثرت پر جو سلسلہ مضامین شائع ہوا۔ اسے بغور پڑھو۔ بھائی پرمانند نے لاہور میں ایک تقریر کرتے ہوئے جو کچھ کہا اسے دیکھو۔ مسٹر جیکر نے ہندو عورتوں کے روزانہ کم سے کم تیس کی تعداد میں مسلمان ہونے کے مسئلہ پر جو اظہار خیالات کیا۔ اس پر نظر ڈالو۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ دفعہ ۱۴۴ کس قدر ضروری ہے۔ اور تو اور خود "آریہ مسافر" اپنے ۱۹ اگست کے پرچہ میں یہ لکھ چکا ہے۔ کہ "ہندو اپنی لڑکیوں کو زیادہ آزادی دے رہے ہیں۔ بڑوں کی نگرانی کے بغیر ادھر ادھر استانیوں کے گھروں میں ہسپتالوں میں دوکانوں میں سیرگاہوں میں پھرتی رہتی ہیں۔ غیر مردوں سے بلا روک ٹوک ملتی ہیں۔ امیروں کی لڑکیاں نوجوان ملازموں کے ساتھ اکیلی موٹروں اور تانگوں میں سیر کرتی ہیں۔ ہندو غیر مردوں کو بے تحاشا اپنے گھروں میں آنے دیتے ہیں۔ اور ان میں کئی نوجوان بھی ہوتے ہیں۔ اور ضروری نہیں۔ کہ سب شریف ہی ہوں اس آزادانہ آمدورفت سے خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں" پھر ۲۶ اگست کے پرچہ میں لکھا "عورتیں دلفریبیوں کا شکار بنکر آپے سے باہر ہو جاتی ہیں۔ تھیٹر اور سینما گاہوں سے خرابی کی ابتداء ہوتی ہے۔ اور پولیٹیکل سرگرمیوں میں ان کو ایسا وقت مل جاتا ہے کہ جو ان کے جی میں آتا ہے۔ کرتی ہیں۔ اور شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ ڈالتی ہیں"۔

"آریہ مسافر" غور کرے۔ اس قسم کے حالات ہندو عورتوں کے لئے اور ان کے لواحقین کے لئے قابل شرم ہیں۔ یا مسلمان خواتین کا پردہ میں رہنا:۔

## پردہ کا خود ساختہ مفہوم

معلوم نہیں "آریہ مسافر" کو یہ کس نے بتایا ہے۔ کہ "پردہ سے بیچاری عورت نہ مسجدوں میں نماز ادا کر سکتی ہے۔ نہ وعظ سن سکتی ہے۔ نہ کھلی ہوا میں سانس لے کر اپنی صحت کو بہتر بنا سکتی ہے"۔ اسلام میں تو ان میں سے کسی بات کی بھی ممانعت نہیں۔ عورتیں مسجدوں میں نماز بھی ادا کر سکتی ہیں۔ وعظ بھی سن سکتی ہیں بلکہ وعظ کر بھی سکتی ہیں۔ اور کھلی ہوا میں سانس لے کر اپنی صحت کو بہتر بنا سکتی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔ مسلمان عورتیں مساجد میں نمازوں میں شامل ہوتی تھیں مجالس وعظ میں شامل ہوتیں۔ بلکہ خود وعظ کرتیں اور درس

وتدریس کا سلسلہ جاری رکھتی تھیں۔ اور صرف کھلی ہوا میں سانس لے کر اپنی صحت کو بہتر بناتی تھیں۔ بلکہ جنگوں میں شامل ہو کر زخمی مجاہدین کی تیمارداری کے فرائض ادا کرتی تھیں۔ اب جماعت احمدیہ میں خواتین جامع مسجد میں نماز ادا کرتی ہیں۔ امام وقت کے خطبات سنتی ہیں۔ درسوں میں اور دیگر دینی مجالس میں شرکت کرتی ہیں۔ اور کھلی ہوا میں سانس لے کر اپنی صحت کو بہتر بناتی ہیں۔ کیونکہ یہ سب باتیں اسلام میں جائز ہیں۔

## ممانعت کس چیز کی ہے؟

اسلام نے جس بات سے منع کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ بناؤ سنگھار کر کے عورتوں کا منظر عام پر آنا اور ہر کس و ناکس کو دعوت نظارہ دینا جائز نہیں۔ غیر مردوں کے ساتھ آزادانہ میل جول اور بے حجابانہ اختلاط ناجائز ہے۔ اور یہ وہی چیز ہے جس سے خود آریہ مسافر ماہ اگست میں اپنی قوم کو باز رہنے کی تلقین کر چکا ہے۔ اور جس کی بانی آریہ سماج پنڈت دیانند جی بھی ممانعت کر چکے ہیں۔ چنانچہ ان کا حکم ہے کہ:۔

"لڑکوں اور لڑکیوں کی پاٹھ شالہ ایک دوسرے سے دو کوس دور ہونی چاہیئے۔ جو معلمہ یا معلم یا نوکر چاکر ہوں۔ لڑکیوں کے مدرسہ میں سب عورتیں اور مردانہ مدرسوں میں مرد ہوں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ پاٹھ شالہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پاوے۔ مطلب یہ کہ جب تک وہ برہم چاری یا برہم چارنی رہیں۔ تب تک عورت و مرد کے باہمی دیدار۔ مس۔ اکیلا رہنے۔ بات چیت کرنے۔ شہوت کی کہانی۔ باہم کھیلنے۔ شہوت کا خیال اور شہوتی صحبت ان آٹھ قسم کی زناکاری سے الگ رہیں۔"

(ستیارتھ پرکاش تیسرا سمولاس دفعہ ۵۷)

## بے پردگی اور زناکاری

پس اسلام کی طرف خواہ مخواہ دفعہ ۳۸ کو منسوب کرنے والے آریہ مہاشہ صاحب کو پہلے اس شخص سے نپٹنا چاہیئے۔ جو ہندو عورتوں پر دفعہ ۴۸ کا نفاذ کر چکا ہے۔ آریہ مضمون نگار کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ پنڈت جی نے عورت و مرد کے باہمی دیدار۔ مس۔ بات چیت کرنے۔ اکٹھا رہنے۔ باہم کھیلنے وغیرہ سب باتوں کو زناکاری قرار دیا ہے اور اس طرح "آٹھ قسم کی زناکاری" بتائی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اسلام اور قرآن عورت کو ہمیشہ کے لئے اس زناکاری سے مجتنب و محترز رہنے کا حکم دیتا ہے۔ مگر پنڈت دیانند جی صرف برہم چریہ تک اس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد انہیں کوئی اعتراض نہیں معلوم ہوتا۔ مگر یہ بات تو معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جس قسم کی زناکاری برہم چریہ میں بری ہے۔ وہ اہلی زندگی میں اچھی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اگر سوچا جائے تو وہ اور بھی زیادہ خطرناک اور پریشان کن ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس وقت عورت اپنی عزت و عفت ایک فرد واحد کے لئے مخصوص کر چکی ہوتی ہے اور اس طرح اسے کوچہ و بازار میں رسوا کرتے پھرنا یقیناً اس کے اور اس کے رفیق زندگی میں ایک بعد اور دوری پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

## اسلام میں رشتہ شادی کی تنسیخ

پھر اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ "اسلام میں شادی کا رشتہ بھی قابل تنسیخ ہے۔ خاوند جب چاہے طلاق دے سکتا ہے۔ مگر عورت کو مرد کی عدالت میں ثابت کرنا پڑتا ہے۔ کہ اسے طلاق دیا جانا ضروری ہے۔" معلوم نہیں۔ ہمارے آریہ دوست شادی کے رشتہ کو کسی حالت میں بھی ناقابل تنسیخ قرار دینے میں کیا خوبی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس کی بدولت وہ اس قدر نقصان اٹھا چکے ہیں۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ ہندو بیوگان کی زندگی پر ہمیں کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ خود مسٹر اچکیکا اندازہ یہ ہے کہ ان میں سے ہر روز کم سے کم تین اپنا دھرم ترک کرتی ہیں۔ یہ اسی بات کا نتیجہ ہے کہ ہندوؤں کی ذہنیت یہ ہے۔ کہ شادی کا رشتہ ناقابل تنسیخ ہے۔ خاوند خواہ مر جائے عورت بدستور اس کی بیوی ہے۔ اسے دوسری شادی کرنے کی اجازت نہیں۔ ایسی حالت میں اور پھر اس وقت جب کہ کسی خاوند بیوی کی آپس میں نہ بنتی ہو۔ شادی کے تعلق کو ناقابل تنسیخ قرار دینے کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ عورت فطرتی جذبات سے مجبور ہو کر الگ بے راہ روی اختیار کرے۔ اور مرد الگ۔ بھلا غور تو کرو یہ بھی کوئی خوبی ہے۔ کہ ایک عورت اپنی بدعادات کی وجہ سے خاوند کی نظر سے گر جاتی ہے۔ خاوند اسے ٹھیک کرنے میں ناکام رہتا ہے پھر بھی ہندو دھرم کی رو سے مجبور ہے۔ کہ اسے اپنی بیوی بنائے رکھے۔ کیا کوئی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ان حالات میں میاں بیوی کے رشتہ کا جو مفہوم ہے۔ اور اس کی جو غرض ہے وہ پوری ہو سکتی ہے۔ قطعاً نہیں۔ اس قسم کی تعلیم تو ایک غذا ہے۔ کہ ایک شخص کی بیوی بدکار ہے۔ اور وہ معیار اخلاق سے اس قدر گر چکی ہے۔ کہ کوئی صورت اسے راہ راست پر لانے کی باقی نہیں رہ گئی۔ اسے رشتہ زوجیت سے علیحدہ نہ کرنا کہاں کی شرافت ہے۔

## عورت پر احسان

قرآن کریم نے اس قسم کے ناقابل برداشت حالات میں رشتہ ادی کو منسوخ کرنے کی اجازت دے کر عورت کے درجہ میں کوئی کمی نہیں کی۔ بلکہ سوسائٹی پر احسان عظیم کیا ہے۔ بالخصوص عورتوں پر۔ کیونکہ جس شخص کی بیوی اس کی نظروں میں اپنی بداخلاقیوں اور بدالطواریوں کی وجہ سے گر چکی ہو۔ اگر اسے اس امر کا پابند کیا جائے کہ اسے ضرور گھر میں رکھے۔ تو جس صورت میں وہ اسے رکھیگا وہ ظاہر ہی ہے۔ ایسے ناقابل برداشت حالات میں رہنے پر مجبور کئے جانے سے کیا یہ ہزار درجہ بہتر نہیں۔ کہ اسے چھوڑ دیا جائے۔ کہ جہاں اسے آرام ملے رہے اور جو شخص اسے رکھ سکتا ہے رکھے۔ نیز مرد کی جان بھی اس عذاب سے بچے۔

## طلاق کے شرائط

پھر یہ قطعاً غلط ہے۔ کہ مرد جب چاہے عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔ طلاق کے لئے قرآن کریم نے ایسے شرائط رکھے کہ مرد جب چاہے طلاق نہیں دے سکتا۔ بلکہ یہ انتہائی قدم ہے۔ جو سب کوششوں سے مایوسی کے بعد اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور ایسی صورت میں جب کہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہو۔ ہم ان شرائط کو بارہا بیان کر چکے ہیں۔ پھر عورت کو خلع حاصل کرنے کے لئے اس سے زیادہ دردسری نہیں کرنی پڑتی۔ جتنی مرد کو طلاق دینے کے لئے۔ پس اس صورت میں بھی مساوات قائم ہے۔

# چندوں کی ادائیگی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خاص ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۹ نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں جو الفضل ۱۸ نومبر میں شائع ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"یاد رکھو کہ استقلال اصل چیز ہے۔ اور استقلال کے یہ معنے ہیں کہ قربانیوں پر مداومت اختیار کی جائے۔ مگر جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کرتا۔ اس سے کیا یہ امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ آئندہ بڑی قربانیوں کو پورا کر سکیگا۔ پس میں جماعتوں اور افراد جماعت کی ان تاروں اور خطوں پر اعتماد کرتے ہوئے جن میں انہوں نے سلسلہ کے لئے اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ کہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جس کے چندوں میں کوئی نہ کوئی بقایا ہے یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقائے ہیں وہ فوراً اپنے اپنے بقائے پورے کرے۔ اور آئندہ کیلئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھائے۔ جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے آئندہ کیلئے چندوں میں باقاعدگی اختیار کریگی۔ میں سمجھوں گا۔ کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا۔ اور آئندہ کی جدوجہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر ایسا نہیں کریگی۔ تو ان کا اقرار قابل اعتبار نہیں سمجھا جائیگا۔" پس ہر ایک جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بہت جلد اپنے اپنے بقائے صاف کرے۔ اور آئندہ باقاعدہ چندہ کی ادائیگی کا التزام کر کے دفتر ہذا کو مطلع فرمائے۔ تا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونیوالی فہرست میں اس کا نام درج کیا جا سکے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

# تحریک قرضہ میں حصہ لینے والے احباب کا شکریہ

میری طرف سے سلسلہ کی خاص ضروریات کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ قرض کی جو تحریک کی گئی تھی۔ اس پر احباب جماعت نے جس گرم جوشی اور کشادہ دلی کے ساتھ لبیک کہا۔ اس کا ایک خوش کن ثبوت یہ ہے۔ کہ باوجود اقتصادی مشکلات اور کساد بازاری کے وعدوں کی رقم بجائے ساٹھ ہزار کے اسی ہزار سے اوپر پہنچ گئی۔

ظاہر ہے کہ میری تحریک پر اس قدر قربانی اور ایثار کرنے والے دوست میری دعاؤں کے علاوہ میرے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اور میرا فرض تھا۔ کہ اولین فرصت میں ان کا شکریہ ادا کرتا۔ جمع شدہ رقم اخیر جون تک باوجود تحریک قرضہ کے بند کرنے کا اعلان شائع کئے جانے کے بہتر ہزار سے اوپر ہو چکی تھی۔ اور شروع اگست میں چوہتر ہزار ہو گئی تھی۔ مگر میرا خیال تھا۔ کہ پچھتر ہزار کی رقم پوری ہو جائے تو پھر دوستوں کی قربانی اور ایثار کا ذکر شکریہ کے ساتھ اخبار میں کروں۔ ایک ہزار روپے کا وعدہ صرف ایک دوست کی طرف سے تھا۔ جس کا وصول ہونا ان کے نام ایک کمیٹی کے نکلنے پر موقوف تھا۔ مگر چونکہ تحریک کو بند کر دینے کا اعلان کر دیا گیا تھا اس لئے انہوں نے اس خیال سے کہ اب ضرورت نہیں رہی روپیہ نہ بھیجا۔ پس رقم کے ۷۵ ہزار ہو جانے کا انتظار۔ نیز بعض دیگر مرکزی مصروفیتوں کے باعث میری طرف سے ادائیگی شکریہ میں یہ التوا ہوتا گیا۔ حالانکہ یہ نہایت ضروری تھا اب تاخیر اور التوا کے لئے معذرت کرتا ہوا میں احباب کی اس قربانی اور ایثار کے لئے ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از پیش قربانیوں کی توفیق بخشے۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی غیر مناسب نہ ہوگا۔ کہ حسب وعدہ قرضہ کی واپسی باقاعدہ کی جا رہی ہے۔ قرعہ کے ذریعہ مقررہ رقم کی ہر ماہ ادائیگی کے علاوہ جو دوست اپنی ضروریات اور اغراض کے پیش نظر چھوٹی چھوٹی رقوم کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انہیں بھی فوراً ادا کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ مئی ۱۹۳۴ء سے لے کر آج تک بارہ ہزار سات سو روپیہ واپس کیا جا چکا ہے اس کے علاوہ جس دوست کے نام ایک ہزار روپیہ کا قرعہ ماہ نومبر میں نکلا اور جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ ان کو یہ روپیہ بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

اس وقت تک جو احباب بذریعہ قرعہ یا فوری ضروریات کے ماتحت روپیہ لے چکے ہیں۔ ان کی مکمل فہرست حسب ذیل ہے۔ ؎

| نام | مقام |
|---|---|
| غلام محمد صاحب اختر | لاہور |
| نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر | حیدر آباد دکن |
| ڈاکٹر علی گوہر صاحب | بسراواں |
| حضرت مرزا بشیر احمد صاحب | قادیان |
| شیخ احمد اللہ صاحب | لاہور |
| چوہدری فتح محمد صاحب سیال | قادیان |
| مولوی عظیم الدین صاحب | حیدر آباد |
| خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب ہیڈ ماسٹر | رنگ پور |
| مولوی علی احمد صاحب | بھاگلپور |
| قریشی عبد الغنی صاحب | قادیان |
| ملک صاحب خان صاحب نون | گوجرانوالہ |
| مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی | سرگودہا |
| بابو معراج الدین صاحب | بغداد |
| شیخ محمد اکرام صاحب | قادیان |
| مولوی غلام مجتبیٰ صاحب | " |
| ڈاکٹر رحیم بخش صاحب بڑانہ | ضلع جھنگ |
| خان حامد حسین خان صاحب | میرٹھ |
| مولوی فتح محمد صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول تحصیل منٹگمری۔ | چک ۵ل/۱۲۰ |
| ڈاکٹر حاجی خان صاحب | کنڈکوٹ |
| اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب | ڈیرہ دون |
| سید غلام مصطفےٰ صاحب و اہلیہ صاحبہ | بہار |
| سید سردار علی شاہ صاحب اسٹرزئی | ضلع کوہاٹ |
| ارشاد علی صاحب | سرائے نورنگ |
| اہلیہ صاحبہ اول فرزند علی | قادیان |
| بابو عبد الجلیل صاحب | حمزہ فورٹ |
| میاں امام الدین صاحب | سمبڑیال |
| خان عبد اللہ خان صاحب | قادیان |
| حافظ عبد العلی صاحب | حیدر آباد دکن |
| میاں حیات محمد صاحب سب ڈویژنل افسر | پشاور |
| شیخ محمد یوسف صاحب | قادیان |
| ڈاکٹر مزمل حسین صاحب | بغداد |
| ماسٹر خیر الدین صاحب | امراؤتی |
| شیخ فضل کریم صاحب | نتھ غلام نبی |
| مولوی ابو الفضل صاحب | کراچی |
| ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب | چک ۶ل/۱۱۰ |

ناظر امور عامہ

# چندہ کشمیر اور بقایا دار احباب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے اکثر احباب چندہ کشمیر ریلیف فنڈ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ادا کر رہے ہیں۔ لیکن بعض کے ذمہ بقایا چلا آتا ہے۔ حضور نے خطبہ جمعہ مورخہ ۹ نومبر میں جماعت سے بقایا چندہ ادا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ پس احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ فنانشل سکرٹری۔ محصل صاحبان جہاں مرکزی چندوں کے بقائے وصول کریں۔ وہاں چندہ کشمیر کا بقایا بھی وصول فرمائیں۔

جو احباب ملازم سرکار ہیں۔ ان سے بھی درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ بجائے چندہ کشمیر ریلیف کے تعلیمی وظائف کے فنڈ میں اپنا چندہ بھجوائیں۔ کیونکہ اس فنڈ میں آمد کم ہو رہی ہے۔ اور خرچ اس کا بڑھ رہا ہے۔

اس کے علاوہ میاں احمد الدین صاحب زرگر چندہ کشمیر ریلیف کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ جہاں جہاں وہ جائیں ان کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ اور اپنے شہر کے مسلمانوں اور احمدی مستورات سے چندہ کشمیر ریلیف وصول کرائیں۔ جو احباب ان کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ وہ جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور سے ثواب کے مستحق ہونگے۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل کریں گے

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ

# حصہ وصیت میں اضافہ

خوشی محمد صاحب سکنہ سعد اللہ پور ضلع گجرات نے پہلے وصیت اپنی متروکہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی کی ہوئی تھی اب انہوں نے اس میں اضافہ کرتے ہوئے ۱/۸ کر دیا۔ اور اپنی آمد کا بھی اسی قدر حصہ تازیست ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

سکرٹری مجلس کار پرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان

# لاہور میں سیرت النبیؐ کا عظیم الشان جلسہ

## مختلف مذاہب کے معززین کی دلچسپ تقریریں

خدا تعالےٰ کے خاص فضل سے لاہور میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا جلسہ بہت کامیاب ہوا۔ جلسہ کے صدر لالہ رام چند صاحب منچندہ ایڈووکیٹ تھے۔ جو لاہور کے مشہور مورخ و ادیب ہیں۔ اور جو گذشتہ کئی سالوں سے تحریک یوم النبیؐ میں بہت نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ ٹاؤن ہال جس میں ۲ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ حاضرین سے کھچا کھچ بھر گیا تھا۔ سٹیج کے ارد گرد۔ ہندو۔ مسلم۔ سکھ۔ عیسائی معززین بڑی توجہ سے تمام تقریروں کو جلسہ کے اختتام تک سنتے رہے۔ اور تقریروں کا معیار بہت ہی بلند تھا۔ انجمن احمدیہ لاہور کے سابق امیر اور جماعت احمدیہ کے مایۂ ناز فرزند چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بھی ایک برجستہ تقریر فرمائی اور مجموعی طور پر ان تقریروں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت۔ آپ کی خدمات نوع انسانی کے لئے اور آپ کا کامل اسوہ حاضرین کے دلوں پر اچھی طرح منقش ہو گیا ؛

### مسٹر عبد القیوم صاحب ملک

سب سے پہلی تقریر انگریزی میں مسٹر عبد القیوم صاحب ملک کی۔ جو لاء کالج میں پروفیسر ہیں۔ اور ایک کامیاب انگریزی اخبار نویس رہ چکے ہیں۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان تاریخی حیثیت کی طرف توجہ سامعین کو دلوائی اور فرمایا۔ کہ اگر محض تاریخی لحاظ سے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر نظر کی جائے۔ تو ہر شخص آپ کی عظمت اور بزرگی کا قائل ہو جائے گا ؛

### ڈاکٹر ایس۔ ایس بھٹناگر صاحب

اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی کے صیغۂ تعلیم کیمیا کے پروفیسر اور یونیورسٹی لیبارٹریز کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ایس۔ ایس بھٹناگر نے اردو میں تقریر فرمائی۔ آپ پنجاب برہمو سماج کے ممتاز لیڈر ہیں۔ اور پنجاب میں تعلیم کیمیا اور اس کے متعلق جدید تحقیقات کے روح رواں ہیں۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے علاوہ حضور کے انکسار پر خاص طور پر زور دیا۔

اور فرمایا کہ آپ ہی تھے۔ جنہوں نے اس بارے میں احتیاط کی تھی۔ کہ اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد آپ کے معتقدین آپ کا درجہ بڑھا نہ دیں۔ اور انسان ماننا چھوڑ کر آپ کو خدا نہ بنا دیں۔ آپ نے مولانا حالی کے اشعار بھی پڑھ کر سنائے۔ حاضرین بہت متاثر ہوئے ؛

### ڈاکٹر نند لعل صاحب

ڈاکٹر نند لعل صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ کامل کا ذکر کیا۔ بچپن اور جوانی کے حالات سنائے۔ اور بتایا۔ کہ آپ ہر منزل زندگی میں ایک کامل نمونہ تھے۔ مظالم کے مقابلہ میں آپ کی برداشت اور بردباری اور تبلیغ میں استقلال آپ کی شان کو بہت بلند کر دیتا ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم سے طبقۂ نسواں کی حقیقی آزادی کی بنیاد رکھی ؛

### مولوی ظہور حسین صاحب

اس کے بعد مولوی ظہور حسین صاحب احمدی مبلغ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فریضۂ تبلیغ کی تکمیل کے متعلق تاریخی حالات سنائے۔ اور دکھایا۔ کہ کس طرح قدم بقدم تبلیغ اور محض تبلیغ سے اسلام بڑھتا گیا۔ آپ نے قریش کے مظالم حضور اور حضور کا بائیکاٹ کیا جانا۔ پھر طائف میں لہو لہان ہونا اور پتھر مارنے والوں کے لئے دعا کرنا۔ نہایت موثر طریقہ سے بتایا۔ اور آخر میں کہا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں دونوں قسم کا نمونہ ملتا ہے۔ مظلومی کی حالت میں جو اعلےٰ سے اعلیٰ نمونہ انسان دکھلا سکتا ہے۔ وہ بھی اور طاقت ثروت اور حکومت پا کر آپ نے ان اخلاق کا بھی مظاہرہ کیا۔ جو ایسے حالات میں ایک کامل انسان کے لئے دکھلانا ممکن ہو سکتا ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنے والی جماعتیں اور اس کی رضا کی خاطر کام کرنے والی جماعتیں کبھی ضائع نہیں کی گئیں ؛

### سردار مان سنگھ صاحب

اس کے بعد سردار مان سنگھ صاحب نے پنجابی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ خدا کا ذکر کرنے والے ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔ اور جن لوگوں کو خدا سے محبت ہے۔ اور اس سے حقیقی لگاؤ ہے۔ ناممکن ہے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت نہ کریں۔ اور ایک دوسرے کی عزت نہ کریں۔ آپ نے ایک عمدہ بات یہ بیان کی۔ کہ بانیان مذاہب کے متعلق محض برداشت کا جذبہ پیدا کرنا کوئی مستحسن امر نہیں۔ ضروری یہ ہے۔ کہ بانیانِ مذاہب کی بزرگی اور ان کی عظمت کا دل سے اعتراف کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات سناتے ہوئے آپ نے فرمایا دنیا کے تمام راہنماؤں میں سے آپ کا کام سب سے زیادہ مشکل تھا۔ اور آپ ہی سب سے زیادہ کامیاب ہوئے جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ خدا کا ہاتھ آپ کے ساتھ کام کر رہا تھا ؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت ایمان اور توکل بر خدا کا ذکر آپ نے استعجاب سے کیا اور فرمایا کہ ذکر الٰہی کا آپ مجسمہ تھے۔ جب آپ کے چچا ابو طالب نے کہا۔ کہ تم تبلیغ چھوڑ دو۔ تو آپ نے فرمایا بے شک اگر آپ چاہیں تو اپنی امداد ہٹا لیں۔ خدا میری حفاظت کرے گا ؛

دن میں پانچ دفعہ نماز کی تاکید اور ہر کام کرتے وقت دعا کرنے کی تلقین سے پایا جاتا تھا۔ کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خدا بہت ہی پیارا تھا۔ اور اپنے ماننے والوں سے یہی چاہتے تھے۔ کہ وہ اپنے مالک کے ذکر اور اس کی یاد سے کبھی غافل نہ ہوں۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عقیدہ وجود باری محض فلسفیانہ طور پر ہی نہ سکھایا۔ بلکہ اپنے عمل سے اس عقیدہ کا سبق دیا۔ اور اپنے ماننے والوں کو بھی اسے عملی زندگی کی بہتری کے لئے ایک زینہ قرار دیا ؛

### ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم

ملک صاحب نے اپنے مخصوص اور جوشیلے پیرایہ میں فرمایا ہم مسلمان مجبور ہیں۔ کہ دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی عزت کریں۔ کیونکہ اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو ہمارا آقا ہم سے ناراض ہوتا ہے۔ اسلام کی اشاعت تلوار سے ہوئی لیکن یہ تلوار مسلمانوں کی تلوار نہ تھی۔ بلکہ اس کے دشمنوں کی تلوار تھی۔ جس نے مسلمانوں کا ناحق خون گرایا اور اس ظلم سے دوسروں کے دل پگھل اٹھے اور وہ اسلام میں داخل ہو گئے ؛

### ڈاکٹر ایم۔ آر اہرنس صاحب

ڈاکٹر ایم۔ آر اہرنس صاحب پروفیسر فلاسفی فارمن کرسچن کالج نے کہا منتظمین جلسہ ساری پبلک کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ وہ مذہب کے متعلق ایک خوشگوار فضاء پیدا کرنے کے لئے سال بسال ایسی مبارک تقریبیں پیدا کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے مختصر تقریر میں فرمایا۔ کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی

میں سب سے نمایاں بات یہ تھی۔ کہ آپ کے سامنے خدا تعالیٰ کی ہستی ہر وقت حاضر و ناظر رہتی تھی۔ اور آپ کبھی اس کے احساس کے بغیر نہ ہوتے تھے ؛

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے بتوں کا قلع قمع کیا۔ موجودہ زمانہ میں مٹی اور پتھر کے بت تو نہیں رہے۔ البتہ دولت عزت جاہ طلبی کے بت ہیں۔ ان بتوں کا قلع قمع بھی اسی روح سے ہو سکتا ہے۔ جو نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) میں کام کر رہی تھی ؛

آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ عربی کلام بطور تبرک پڑھا۔ جس پر کچھ مخالفین سلسلہ احمدیہ برہم ہو گئے۔ اور جلسہ کی شوکت سے مرعوب ہو کر چلے گئے ؛

## چودہری ظفر اللہ خان صاحب

سب سے آخری تقریر جناب چودہری صاحب کی تھی۔ جو آپ نے صاحب صدر کی تحریک پر فرمائی۔ آپ نے قرآنی تعلیم جو تبلیغ میں حکمت سے کام لینے کے متعلق ہے۔ پیش کی۔ نیز آیہ کریمہ لا اکراہ فی الدین کی لطیف تفسیر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ قرآن شریف کا منشاء صرف یہی نہیں۔ کہ دین میں جبر ہونا نہ چاہیئے۔ بلکہ یہ بتانا بھی مقصود ہے۔ کہ دین میں جبر کرنا بھی چاہو۔ تو ہو نہ سکیگا۔ کیونکہ دین کا تعلق دل سے ہے۔ اور دل سے کسی چیز کا منوانا جبر سے ہرگز نہیں ہو سکتا

## مسٹر رام چند صاحب منچندہ

جناب صدر نے اپنے ریمارکس میں لطیف تقریر فرمائی آپ نے منتظمین جلسہ کو مبارک باد دی اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ ان کی کوششوں سے اب آہستہ آہستہ ہندو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا اعتراف کرنے لگے ہیں اور مسلمان بھی ہندو بزرگوں کی صداقت اور ان کا احترام کرنے لگے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ رامانج، رامانند، کبیر، اور گورو نانک کے وقت سے اسلام کی وحدانیت کی تعلیم ہندوستان میں اپنا اثر دکھلا رہی ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ گو توحید کا خیال ابتدائی کتابوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن سب سے پہلے عملاً توحید آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہی پیش کی۔ نیز فرمایا۔ گو میں مسلمان نہیں۔ لیکن میرا سر ادب اور احترام میں جھک جاتا ہے۔ جب میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ توحید کو عملاً آپ سے پہلے کسی نہ سکھلایا نہ پھیلایا۔

بعض یوروپین مصنفین نے اسلام کو جھوٹا مذہب اور اس کے بانی کو جھوٹا نبی کہا ہے۔ لیکن ان کو معلوم نہیں کہ کاٹھ کی ہنڈیا آگ پر ایک دو گھنٹے ہی رہا کرتی ہے۔ چودہ سو سال تک کونسا جھوٹ ہے جو چل سکتا ہے۔

آخر میں منچندہ صاحب نے ہندوؤں مسلمانوں کو سوشل تعلقات درست کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور ہجرت کے وقت انصار اور مہاجرین کا بھائی بھائی بن جانا بطور تحریک پیش کیا۔ اور کہا کہ آج اخوت انسانی کا سبق روس دینا چاہتا ہے۔ لیکن روس کو معلوم نہیں کہ چودہ سو سال پہلے وہ سبق ایک عملی شکل میں نوع انسانی کو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذریعہ دیا جا چکا ہے آپ نے فرمایا کہ سوشل تعلقات کے لحاظ سے قریباً ہر مسلمان قریباً ہر ہندو سے بہتر ہے۔

آخیر میں شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے منتظمین جلسہ کی طرف سے صاحب صدر، مقررین و حاضرین کا شکریہ ادا کیا (نامہ نگار)

# کلکتہ میں عظیم الشان جلسہ

## ہر مذہب کے معززین کی شمولیت

کلکتہ۔ ۲۶ نومبر (تار) سید کریم بخش صاحب لکھتے ہیں۔ البرٹ ہال میں یوم النبی شاندار طور پر کامیابی سے منایا گیا۔ ہال بالکل بھرا ہوا تھا۔ اور سینکڑوں لوگوں کو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے واپس جانا پڑا۔ انگلش و بنگالی سیشن نماز مغرب کے بعد مولانا عبد الرحیم صاحب نیر کی صدارت میں شروع ہوا۔ مسٹر رنگا سوامی آف مدراس نے اور ان کے بعد پروفیسر ہمایوں کبیر آف کلکتہ یونیورسٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر ایک عالمانہ لیکچر دیا۔ اس کے بعد ایک برہمو لیڈی مسز اندو میکھا دھر نے اپنا مضمون بزبان بنگالی پڑھا۔ پھر مس پنا پالیکھا چکرا ورتی نے اور ان کی والدہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور تعلیم پر پر از معلومات اور دلچسپ لیکچر بنگالی زبان میں دیئے۔ حاضرین نے ان تقریروں کو بہت پسند کیا۔ اس کے بعد بیگم الف۔ ایس۔ مؤید زادہ بنت مؤید الاسلام جلال الدین الحسینی ایرانی ایڈیٹر حبل المتین نے انگریزی زبان میں عالمانہ تقریر کی۔ ان کے بعد ڈاکٹر عبد الحسنین صاحب آف کلکتہ ہائی کورٹ نے تقریر کی۔ اور صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد یہ سیشن ختم ہوا۔ اردو سیشن مولانا حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کے زیر صدارت شروع ہوا۔ آپ نے جلسہ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب نے ایک دلکش تقریر کی آپ نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ آنحضرت صلعم کی تعلیم کی اتباع کریں یہ اجلاس دعا کے بعد ختم ہوا۔ سامعین میں ہندو مسلم عیسائی۔ بدھسٹ معززین اور تعلیم یافتہ لوگ شامل تھے۔ سر سید محمد سعید اللہ صاحب سابق منسٹر آسام گورنمنٹ۔ خان بہادر اسد الزمان خاں۔ مسٹر لطف علی صاحب بیرسٹر۔ مولوی امین اللہ صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ مسلمانوں کے ایک خاص طبقہ کی پر زور مخالفت اور پروپیگنڈا کے باوجود جلسہ ہماری توقعات سے بھی زیادہ کامیاب ہوا۔ پولیس کمشنر کلکتہ نے احتیاطاً ہال سے باہر پولیس فورس متعین کر دی تھی۔ مگر ہر طرح امن و امان رہا۔ خدا کے فضل سے یہ تحریک سال بہ سال زیادہ مقبول ہوتی جا رہی ہے۔

# حیدر آباد میں شاندار جلسہ

## مذہبی رواداری کا تازہ ثبوت

سکندر آباد ۲۶ نومبر (تار) جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سکندر آباد میں نواب نظر یار جنگ بہادر جج ہائی کورٹ کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ دیوان بہادر ارا و امودو آئینگر اور ایک اور صاحب نے جو ہائیکورٹ کے مشہور وکلا ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور تعلیم پر تقریریں کیں۔ سامعین ہندو۔ عیسائی۔ پارسی مسلمان تعلیم یافتہ لوگ موجود تھے۔ اور سب نے ان تقریروں کو سراہا۔

حیدر آباد میں جلسہ زیر صدارت راجہ بہادر رائے بشیشور ناتھ صاحب جج ہائی کورٹ منعقد ہوا۔ مشہور اور معزز ہندو مسلمانوں نے تقریریں کر کے ایک بار پھر واضح کر دیا۔ کہ ہز ایگزالٹڈ ہائی نس کی رعایا کے مختلف طبقات میں باہم نہایت خوشگوار تعلقات ہیں۔ مقامی ہندو اخبار حیدر آباد بلیٹین نے مذہبی رواداری کے عنوان کے ماتحت ایک لمبا ایڈیٹوریل نوٹ لکھ کر ان جلسوں کی نہایت اعلیٰ اغراض کی بہت تعریف کی ہے۔ اسی شام کو زیر صدارت بیگم صاحبہ مسٹر ہمایوں مرزا بیرسٹر سکندر آباد کے احمدیہ جوبلی ہال میں مستورات کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں معزز خواتین کی تقریریں ہوئیں اور نظمیں پڑھی گئیں۔ الحمد للہ ہر جگہ ایک عجیب مسرت ظاہر ہو رہی ہے۔ ان جلسوں کی تقریریں براڈکاسٹ کی گئیں۔

## سری نگر میں کامیاب جلسہ

سری نگر (۲۶ نومبر) محمد یوسف خان صاحب وکیل حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں۔
عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی حضوری باغ میں منعقد ہوا۔ ہندو مسلم سکھ۔ عیسائی سب شریک ہوئے۔ پنڈت جیالال صاحب کلم جو مشہور لیڈر اور ممبر اسمبلی ہیں صدر تھے۔ مولانا محمد عبد اللہ صاحب وکیل۔ مولوی عبد الاحد صاحب۔ احمد متقی صاحب اور پریذیڈنٹ صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی پرجوش تقریر میں کہا۔ کہ ہندو مسلم اتحاد کا واحد ذریعہ ایسے ہی جلسے ہو سکتے ہیں۔ اختتام سے قبل صاحب صدر نے لیکچراروں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا

## کالی کٹ میں جلسہ

کالی کٹ ۲۶ نومبر (تار) محمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ ٹاؤن ہال میں زیر صدارت مسٹر سندر آئر۔ بی۔ اے بی ایل جلسہ سیرت النبی نہایت کامیابی سے کیا گیا۔ مسٹر ایل۔ این ماندسرن نائر بی۔ اے۔ بی ایل سوامی برہانند اور مولوی عبد اللہ صاحب نے تقریریں کیں۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا حاضرین میں تعلیم یافتہ لوگ بکثرت تھے

## کراچی میں جلسہ

کراچی ۲۷ نومبر پریذیڈنٹ صاحب احمدیہ ایسوسی ایشن کراچی سٹی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سیرت النبی کا جلسہ خالقدینا ہال میں منعقد ہوا۔ جو کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پروفیسر ایچ۔ سی۔ کمانہ بی۔ اے صدر تھے۔ مسٹر این۔ ڈی۔ ملک صاحب۔ سردار سندر سنگھ صاحب اور صاحب صدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ اور احمدیوں کو مبارک باد کہی۔ کہ انہوں نے ملک میں اتحاد و اتفاق کے لئے ایسی مفید تحریک جاری کی ہے۔

## مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں مولوی ظفر علی کی فتنہ انگیزی

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے یونین ہال میں ۲۴ اور ۲۵ نومبر کی درمیانی شب مولوی ظفر علی صاحب کا جماعت احمدیہ کے خلاف ایک لیکچر ہوا۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دل کھول کر گالیاں دیں۔ اور احمدی طلباء کے جذبات کو مجروح کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ جب ظفر علی صاحب کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف دریدہ دہنی حد سے تجاوز کر گئی۔ تو تمام احمدی طلباء بطور احتجاج خاموشی سے جلسہ سے اٹھ کر باہر چلے آئے۔ اور صدر جلسہ کو مولوی صاحب کے غیر شریفانہ رویہ کی طرف تحریری طور پر توجہ دلائی۔ ظفر علی صاحب کا رویہ اس قدر گندہ اور اشتعال انگیز اور غیر شریفانہ تھا۔ کہ یونیورسٹی کے ایک محترم پروفیسر کو بھی یہ کہنا پڑا۔ کہ "آپ یونیورسٹی کی روایات کے خلاف چل رہے ہیں"۔ نہ صرف یہ بلکہ جب یونیورسٹی کے افسران بالا کو اس طرف توجہ دلائی گئی۔ تو انہوں نے احمدی طلباء سے زبانی اظہار افسوس ہی نہ کیا۔ بلکہ تحریری طور پر بھی نہایت صاف اور کھلے الفاظ میں معافی چاہی۔ اور وعدہ کیا کہ آئندہ یونیورسٹی کی طرف سے اور اس کے زیر اہتمام مولوی ظفر علی کا کوئی لیکچر نہیں ہوگا۔ جس کی وجہ بقول مولوی ظفر علی صاحب یہ ہے۔ کہ ارباب یونیورسٹی کے نزدیک وہ "بدمعاش" ہے۔ اس کا اظہار خود مولوی ظفر علی صاحب نے اپنی بعد کی تقریر میں کیا۔ (نامہ نگار)

## احراریوں کے جواب میں جلسہ

پچھلے دنوں گوجرانوالہ میں احراریوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف کئی دن تقریریں کیں۔ اور وہی پرانے اور بیہودہ اعتراضات دہرائے۔ جن کے بارہا جواب دئے جا چکے ہیں مگر چونکہ غیر احمدیوں کے مقررین مولوی ظفر علی مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور لال حسین اختر نے کئی دفعہ مطالبہ کیا۔ کہ جماعت احمدیہ جواب دے۔ اس لئے جماعت نے ضروری سمجھا۔ کہ ان اعتراضات کا ایک دفعہ پھر پبلک میں جواب دیا جائے۔ چنانچہ احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ دار السلام بلڈنگ میں زیر صدارت چوہدری عبد القادر صاحب بی۔ اے پلیڈر کیا گیا۔ تمام شہر میں منادی کرائی گئی۔ اور تقریر کے بعد اعتراض کرنے کا موقع دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے نے قریباً اڑھائی گھنٹہ تمام اعتراضات کے جواب دئے۔ جن کو پبلک نے نہایت خاموشی اور توجہ سے سنا۔ تقریر کے بعد اعتراض کے لئے موقع دیا گیا۔ مگر کسی نے اعتراض نہ کیا۔

(سکرٹری احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن گوجرانوالہ)

## "پیغام صلح" کی صریح غلط بیانی

"پیغام صلح" ۳ نومبر ۳۴ء میں روئداد جلسہ سامانہ کے ضمن میں ملک محمد کی بیعت کے متعلق جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اور جس میں تحریر ہے۔ کہ مسمی مذکور عرصہ پندرہ سال سے قادیانی جماعت میں داخل تھا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ وہ احمدی نہیں تھا۔ بلکہ خاکسار کے زیر تبلیغ تھا۔ اور کبھی چندہ اس نے نہیں دیا۔ نہ اس کا نام انجمن احمدیہ میں درج ہے۔

خاکسار محمد حسین احمدی پٹیالہ

## مریم آباد میں عیسائیوں سے مناظرہ

۱۱ نومبر عیسائیوں کے بڑے مرکز مریم آباد میں مناظرہ ہوا۔ موضوع مناظرہ الوہیت مسیح تھا۔ عیسائیوں کی طرف سے پادری لیول پول مناظر تھے۔ دو اور پادری معاون تھے۔ جو باری باری اٹھتے تھے۔ ہماری طرف سے ماسٹر محمد ابراہیم صاحب موضع کوٹ رحمت خاں مناظر تھے۔ غیر احمدی اصحاب بھی کثرت سے شریک ہوئے۔ پادری صاحب آخر تک کوئی جواب نہ دے سکے۔ آخر جب کچھ نہ بن آیا۔ تو غیر احمدیوں کو ہمارے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ مگر اس میں بھی کامیابی نہ ہوئی۔ غیر احمدی دوستوں نے بار بار کہا۔ کہ عیسائیت کے مقابلہ میں ہم ایک ہیں۔ قریباً دس بجے سے لے کر ۵ بجے تک مناظرہ ہوتا رہا۔ آخر میں عیسائیوں کی طرف سے ایک شخص نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ ہماری جان چھوڑتے ہیں یا نہیں۔

اس پر مناظرہ بند کر دیا گیا۔ سامعین پر عیسائی مناظروں کا لاجواب ہونا اچھی طرح ظاہر ہو گیا۔ اور عیسائیوں نے اپنی ناکامی محسوس کی۔

عاجز محمد امیر احمدی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھاگا بھٹیاں

# رعایت کی حد ہوگئی

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور تصنیف

## حقیقۃ الوحی دوبارہ چھپ رہی ہے

احباب جماعت یہ سن کر خوش ہونگے۔ کہ حقیقۃ الوحی جو کئی ماہ سے بالکل ختم ہو چکی تھی۔ اب تیسری بار نہایت اہتمام کے ساتھ پھر چھپ رہی ہے۔ اور باوجودیکہ کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ قسم کی ہے پھر بھی قیمت پہلے سے نصف کر دی گئی ہے یعنی پہلے مجلد کتاب کی قیمت پانچ روپے آٹھ آنہ تھی۔ مگر جو دوست جلسہ سالانہ پر خریدیں گے انکو مجلد کتاب تین روپے میں دیدی جائیگی۔

## مزید رعایت

اور جو دوست ابھی سے اس کے خریدار بن جائینگے۔ اور ۸ پیشگی بھیج کر اپنا نام خریداروں کی فہرست میں لکھوا لیں گے۔ انہیں جلسہ سالانہ پر مجلد کتاب اڑھائی روپے میں ہی مل جائے گی۔

اس وقت تک کئی سو خریدار پیشگی بن چکے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اعلان ہذا پڑھتے ہی اپنے اپنے نام دفتر بکڈپو میں بھجوا دیں اور ساتھ ہی ۸ پیشگی۔ تاکہ انہیں جلسہ سالانہ پر جلد بندی ہوئی کتاب ۳ میں مل سکے۔ امید ہے کہ دوست اس نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے

نوٹ:۔ بعض علاقوں میں ہمارے ایجنٹ صاحبان بھی دورہ کر رہے ہیں دوست انہیں بھی اس کا آرڈر دیکر اپنا نام خریداروں میں لکھوا سکتے ہیں۔

خاکسار: منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

---

## پیغام شفاء (رجسٹرڈ)

**حیرت** (رجسٹرڈ) مسوڑھوں کے ناسور۔ ورم۔ بدگوشت۔ خون اور پیپ کو زائل کر کے نیا عمدہ گوشت پیدا کرتا ہے ہلتے ہوئے دانتوں کو جما کر مضبوط اور سفید کر دیتا ہے۔ منہ کے جملہ امراض میں یہ عرق تریاق کا حکم رکھتا ہے قیمت فی شیشی خورد ۱۲ شیشی کلاں ۱ علاوہ محصولڈاک۔ **مانسک** (رجسٹرڈ) شکر کو بند کر کے اور پیشاب کو اعتدال پر لا کر معدہ گردے۔ اور مثانہ و دیگر اعضائے بول کو اصلی حالت پر لے آتا ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیکر مادہ کو انجماد کر کے زائل شدہ قوت کو عود کرا لاتا ہے۔ نیز قبض کشا ہے قیمت ۵ اخوراک ( ) علاوہ محصولڈاک۔

مذکورہ بالا ادویہ کے علاوہ مردوں اور عورتوں کے پوشیدہ امراض۔ شکایت پیشاب گرمی برمس۔ گردے۔ اور مثانہ سے بذریعہ پیشاب پتھری و ریت کا اخراج۔ نیز ریاحی شکایات کے مستقل دفعیہ کی بیضرر۔ اور سو فیصدی فائدہ بخش ادویہ ہمارے خاندانی مجربات میں سے ہیں۔ جن کو نامور اطباء و ڈاکٹر صاحبان اپنے مریضوں کو استعمال کرا رہے ہیں۔ ضرورتمند اصحاب طلب فرما کر ایکمرتبہ ضرور آزمائش کریں۔ امراض کی تفصیل اور ادویہ کے اشتہارات معلوم کرنیکے لئے حسب ذیل پتہ سے "پیغام شفاء" مفت طلب کریں

**حکیم نور احمد قریشی پروپرائٹر "پیغام شفاء" شفاخانہ دہلی**

**اکسیر تسہیل ولادت** بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول عام صرف منیجر شفاخانہ دلپذیر رسالہ نوالی ضلع سرگودھا

---

## رسالہ درود شریف طبع سوم

بھی بتوفیقہ تعالیٰ چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ جو سابقہ ایڈیشن سے ڈیوڑھے سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے مزید ارشادات پر مشتمل ہے صفحات ۲۴۴ ہیں۔ کاغذ بہت اعلیٰ ہے اور باوجود اس کے قیمت صرف ۸ فی کاپی ہے یہ رسالہ قادیان کے تمام تاجران کتب سے مل سکتا ہے۔

خاکسار: محمد اسماعیل پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

---

## ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی اصل متوطن قادیان۔ ملازم بمشاہرہ یکصد چالیس روپیہ ذات جٹ دھالیوال عمر قریباً پچاس سالہ کو بوجہ پہلی بیوی فوت ہو جانیکے ایسے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو باکرہ بعمر قریباً پچیس سالہ ہو۔ یا بیوہ جس کی پہلی اولاد نہ ہو۔ اسکے پاس ایک لڑکی بعمر ۱۲ سال اور ایک لڑکا بعمر دس سال ہے۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

معرفت بابو احمد اللہ خان ہیڈ کلرک ملٹری ویٹرنری ہسپتال ایبٹ آباد ضلع ہزارہ

**ضروری التماس** خاکسار تقریباً عرصہ تین سال سے زکام اور نزلہ کے شدید مرض میں مبتلا ہے۔ دوبارہ لاہور کے میو ہسپتال میں اپریشن کرا چکا لیکن افسوس کہ نزلہ میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معزز بزرگوں حکیموں اور ڈاکٹروں سے ملتمس ہوں۔ کہ وہ کوئی مجرب نسخہ یا دوائی عنایت فرمائیں۔ جس کا صحت کلی حاصل ہو۔ خاکسار: شیخ محمد بشیر آزاد انبالہ شہر

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**آگرہ** میں جو ہندو مسلم فساد پچھلے دنوں نماز کے وقت باجا بجانے پر ہوا تھا۔ اور جس میں ایک ہندو ایڈووکیٹ مارا گیا تھا۔ اس سلسلے میں سشن جج آگرہ نے دو مسلمانوں کو سزائے موت دی ہے۔

**نئی دہلی** ۲۷ نومبر۔ آج کوچین کانفرنس دوپہر کے بعد ختم ہو گئی۔ سر ٹی۔ پی سپرو نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جلدی ہی ایک سکیم پیش کریں گے۔ اور کانفرنس نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ حکومت مدراس اور ریاست کوچین کا دربار پہلے اس سکیم پر غور کریں گے۔

**کلکتہ** ۲۶ نومبر۔ چیف جسٹس مکرجی اور مسٹر جسٹس کاسٹیلو کے سامنے گورنر بنگال پر حملہ کے سات ملزمان کی اپیل پیش ہوئی ان میں سے تین کو پھانسی کی سزا ملی تھی۔ اور باقی چار کو عمر قید کی سزا۔ چار کے تو وکیل عدالت میں موجود تھے۔ باقی کے نہ تھے چیف جسٹس نے کہا کہ یہ امر بالکل ناپسندیدہ ہے۔ کہ ان ملزمان میں کسی ایک کا بھی وکیل نہ ہو۔ ایڈووکیٹ جنرل نے بیان کیا۔ کہ صرف ان ملزمان کے لئے سرکاری خرچ پر وکیل رکھے گئے ہیں۔ جن کو سزائے موت ہوئی ہے اس پر چیف جسٹس نے کہا کہ یہاں پر ہی معاملہ ختم نہ ہونا چاہیئے۔ عدالت کے کہنے پر بار کے چار ممبروں نے اپنے آپ کو ان ملزموں کی طرف سے پیش ہونے کے لئے پیش کیا۔

**کابل** کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ہز ایکسی لنسی ایم کٹاڈا نے جو کابل میں پہلے جاپانی سفیر ہیں۔ ۱۴ نومبر کو قصر دلکشا میں اعلیٰ حضرت محمد ظاہر شاہ کے سامنے اپنی اسناد پیش کیں

**ٹاٹا کمپنی** کے ایک ڈائرکٹر مسٹر ایل۔ ایم مجمدار ایک نہایت ہی خوفناک حادثہ کے باعث ۲۶ نومبر بمبئی میں چل بسے

**علی گڑھ** یونیورسٹی کورٹ میں متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور ہو گئی۔ کہ کورٹ کے آئندہ سالانہ اجلاس تک نواب محمد اسمٰعیل خاں قائم مقام وائس چانسلر کو ہی بحال رکھا جائے۔

**جامعہ ازہر** مصر کے چند طلبائے قانون نے نصاب میں تبدیلی کے خلاف احتجاج کیا۔ اور وہ جامعہ سے واک آوٹ کر گئے۔ آخر حکام کو جھکنا پڑا۔ جس سے طلباء واپس آ گئے۔

**علاقہ سار** کے جھگڑے کو نپٹانے کے لئے جرمنی اور فرانس میں سمجھوتہ کی آخری کوششیں بھی ناکام رہی ہیں فرانس نے جرمنی کی شرائط کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب علاقہ سار پر وہی سلطنت قابض ہو سکے گی جو زیادہ طاقتور ہو گی۔ سار کا علاقہ عنقریب میدان کارزار بن جائے گا۔

**مجلس آئین ساز پنجاب** میں قرضہ بل کی دفعات پر بحث ختم ہو گئی ہے۔

**پورٹ لوئی** کے آرچ بشپ نے حال میں عوام سے استدعا کی ہے کہ وہ مسلسل نو روز تک ہر روز گرجوں میں جزیرہ ماریشس کی اقتصادی حالت کی اصلاح کے لئے دعا کریں جزیرہ میں اس دفعہ بارش کی کمی کی وجہ سے شکر کی فصل بہت کم ہوئی ہے۔

**جہاز جہانگیر** ۶۵۴ حاجیوں کو لے کر ۱۶ نومبر کو روانہ ہوا۔ اور ۲۶ نومبر کو جدہ پہنچ گیا۔

**شیخ غلام محمد صاحب** ایم۔ اے ایل او اسسٹنٹ رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی کی اعلیٰ قابلیت تجربہ اور خدمات کے پیش نظر انہیں رجسٹرار بنایا جا رہا ہے۔

**ڈیلی ٹیلیگراف** کا بیان ہے کہ بادشاہ کی تخت نشینی کے پچیسویں سال کی یادگار میں بادشاہ کی طرف سے سلطنت کے سرکردہ اشخاص کو ایک خاص چاندی کا تمغہ پیش کیا جائیگا ان تمغوں کے حاصل کرنے والوں میں بحری و بری فوج۔ ایئر فورس۔ اور سول سروس کے ممبر شامل ہونگے۔

**جنوبی ارکاٹ** سے ایک ہولناک فساد کی خبر موصول ہوئی ہے جس میں بیس آدمی زخمی اور دو آدمی ہلاک ہو گئے ہلاک شدگان میں سے ایک پولیس کا سپاہی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ دو سپاہی اور ایک جاگیردار کا منشی مالیہ وصول کر رہے تھے۔ کہ اچانک ایک مسلح ہجوم نے ان پر حملہ کر دیا۔ اور جاگیردار کے کارندہ کو زندہ جلا دیا۔

**جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب** کو چارج دینے کے بعد سر جوزف بھور چند روز کے لئے رخصت پر جائینگے اور اس کے بعد سر بھوپندر ناتھ مترا کی جگہ لنڈن میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مقرر ہونگے۔ آپ کی تقرری کا اعلان چودھری ظفر اللہ خانصاحب کے چارج لینے کے بعد ہو گا۔

**کراچی** ۸ نومبر۔ نتھو رام کے قاتل عبد القیوم کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ مسٹر روپ چند بلارام ایڈیشنل جوڈیشل کمشنر نے جسٹس حبلی والہ کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے اپیل خارج کر دی ہے۔ انہوں نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ اپنے ذاتی خیالات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور اپنے آپ کو قانون کا پابند بناتا ہوا عدالت ماتحت کو سزائے موت کا حکم صادر کرنے میں بالکل حق بجانب سمجھتا ہوں۔

**دہلی** ۲۸ نومبر۔ مقامی پولیس نے ایک فیکٹری برآمد کی ہے جس میں بم اور دیگر اسلحہ جات تیار کئے جاتے تھے پولیس نے اس سلسلہ میں دو اشخاص کو گرفتار کیا ہے جن کے قبضہ سے تین ریوالور اور بہت سے کارتوس وغیرہ برآمد ہوئے ہیں۔

**چنپورہ** ۲۸ نومبر۔ مقامی پولیس نے ڈاکوؤں کا ایک بہت بڑا مسلح گروہ گرفتار کیا ہے۔ جن کے قبضہ سے پچیس ہزار کے جواہرات اور متعدد بندوقیں برآمد ہوئی ہیں۔

**استنبول** ۲۷ نومبر۔ حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ ہر رتبہ کے آئمہ کو جبّے اور عمامے پہن کر منظر عام پر آنے سے منع کر دیا ہے۔ جبّے اور عمامے کا استعمال صرف نماز پڑھانے۔ خطبہ دینے اور دیگر مذہبی رسوم ادا کرنے کے لئے مختص کر دیا گیا ہے۔

**لندن** میں شاہی جوڑے کی شادی کا ہفتہ ۲۶ نومبر سے شروع ہو گیا۔ مراسم کی ادائیگی اور شرفا کی شمولیت کے سلسلہ میں ایک عدیم النظیر پیمانہ پر تیاریاں شروع ہیں ویسٹ منسٹر ایبے میں اس موقع پر چالیس شاہی مہمان اور برطانیہ کے شاہی خاندان کے تمام افراد شامل ہونگے۔ یہ اجتماع ملک معظم کی تخت نشینی کے بعد اپنی نظیر آپ ہے شادی کے موقع پر لاکھوں افراد کا تجمع ہو گا۔ اور پولیس عوام کو قابو میں رکھنے کی تجاویز پر غور و فکر کر رہی ہے۔

**نئی دہلی** ۲۷ نومبر۔ گو ابھی تک چند ایک حلقوں کے نتائج معلوم نہیں ہو سکے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ کانگرس کے ارکان کی غالب اکثریت نہیں ہو گی۔ اور منتخب ارکان کی مختلف جماعتوں کے ارکان کی تعداد میں بھی کانگرس کے کارکن اکثریت نہیں رکھتے۔ ان انتخابات سے عجیب و غریب واقعات کا انکشاف ہوا ہے۔ اسمبلی کے پہلے ارکان کی بہت کم تعداد منتخب ہوئی ہے۔

**لکھنؤ** ۲۷ نومبر۔ حکومت یوپی نے امسال ۷۵ ہزار روپیہ کی مزید رقم اچھوتوں کی تعلیمی حالت کو بلند بنانے کے لئے منظور کی ہے۔ اس سے قبل ۴۵ ہزار روپیہ مختلف جماعتوں میں وظائف دینے کی غرض سے منظور کیا جا چکا ہے۔

**اسمبلی** کے مسلم حلقہ راجشاہی بنگال میں مسٹر عبد الباقی کو مسٹر کبیر الدین احمد (موجودہ رکن) کے مقابلہ میں شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ جب سے لیجسلیٹو اسمبلی قائم ہوئی تھی۔ اس وقت سے